الیکشن کمیشن آف پاکستان

شکایتی ہینڈ بک

فروری ۲۰۰۸ء

تعارفی پیغام

خوش آمدید

انتخابی عمل میں شامل ہر گروہ خواہ وہ سیاسی جماعتیں ہوں، مبصرین ہوں، ووٹر حضرات ہوں یا خود الیکشن کمیشن ،ان سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ انتخابات کے آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انعقاد کو یقینی بنائیں۔ شکایات انتخابی عمل کا ایک لازمی اور اہم حصہ ہیں جن پر مؤثر اور فوری کاروائی عمل میں لانا ضروری ہے تاکہ حتمی طور پر شکایت کنندہ کو تسلی بخش نتائج ملیں۔ یہ مقصد اُسی صورت میں پورا ہوسکتا ہے جب کہ شکایتی نظام صحیح اور مؤثر انداز میں کام کرے۔

اس شکایت ہینڈ بک کا مقصد الیکشن کمیشن کے افسران اور انتخابی عمل میں شامل تمام گروہوں کو رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ یہ ہینڈ بک اس بات کی رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے کوئی شکایت کہاں درج کرائی جائے۔ الیکشن کمیشن انتخابی عمل میں شریک افراد اور ووٹروں کے لئے انتخابی عمل کو مضبوط اور محفوظ بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

میں یہاں IEFS کے تعاون کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے اس ہینڈ بک کو تشکیل دینا ممکن بنایا۔

تاریخ: دسمبر ۲۰۰۷ء

کنور محمد دلشاد

فیڈرل سیکرٹری

الیکشن کمیشن آف پاکستان

الیکشن کمیشن آف پاکستان

فہرست

صفحہ نمبر

1۔	ایک جائزہ	04
2۔	شکایت درج کروانے کے مراحل	05
	الف۔ نامزدگی کا مرحلہ	05
	ب۔ انتخابات سے قبل کا مرحلہ	06
	ج۔ انتخابات کا دن	08
	د۔ انتخابات کے بعد کا مرحلہ	08
3۔	شکایت کا طریقہ کار	09
	الف۔ شکایت کا اندراج	10
	ب۔ شکایت پر کارروائی کا عمل	11
	ج۔ شکایت پر عمل درآمد کے اہم اصول	12
	د۔ انتخابات کے دن شکایت	13
	شکایتی نظام کے چارٹ	14
۔	نامزدگی کا مرحلہ	15
۔	انتخابات سے قبل کا مرحلہ	16
۔	انتخابات کا دن	17
۔	انتخابات کے بعد کا مرحلہ	18
4۔	قابل اطلاق قوانین	
5۔	ضمیمہ جات	
	ضمیمہ الف: شکایتی فارم برائے سال 2008ء	19
	ضمیمہ ب: ضابطۂ اخلاق	21

1۔ ایک جائزہ

انتخابات سے متعلق شکایات انتخابی عمل کا ایک لازمی حصہ ہیں جس کے لئے کئی قوانین اور ضوابط موجود ہیں۔تاہم الیکشن کمیشن کو موٴثر ازالہ کے لئے مختلف محکمہ جات اور اداروں کے تعاون کی ضرورت پڑتی ہے جس میں ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسرز اور ریٹرننگ آفیسرز بھی شامل ہیں۔ ماضی کے تجربات کی روشنی میں الیکشن کمیشن اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ قانونی پیچیدگیاں اور شکایات کی مختلف اقسام، انتخابی عمل میں شامل مختلف اداروں اور شکایات کنندگان کے لئے غلط فہمی کا باعث بنتی رہی ہیں کہ شکایت کس طرز کی ہے اور یہ کس کے پاس درج کرانی چاہیے۔اندریں اثناء الیکشن کمیشن کو بھیجی جانے والی زیادہ تر شکایات پر خاطر خواہ عمل نہیں ہو پاتا جس کی وجہ سے شکایات کنندگان میں شدید عدم اعتماد پایا جاتا ہے۔اس صورتِ حال کے فوری جائزہ کی ضرورت ہے۔

زیرِنظر ہینڈ بک میں لفظ ''شکایات'' کی وسیع تر تناظر میں تشریح کی گئی ہے۔مثال کے طور پر کاغذات نامزدگی کی منظوری یا مسترد ہونے کی صورت میں ریٹرننگ آفیسر کے فیصلے کے خلاف اپیل کو شکایت کے زمرے میں شامل کیا جا سکتا ہے۔اسی طرح انتخابات میں ناکام ہونے والے امیدوار کی طرف سے چیف الیکشن کمیشنر کو بھیجی جانے والی الیکشن پٹیشن جو کہ الیکشن ٹربیونل میں جمع کرائی جاتی ہے کو بھی شکایت کی دوسری قسم سمجھا جا سکتا ہے۔اس کے علاوہ انتخابات سے قبل حکومتی وسائل کے بے جا استعمال کو بھی شکایت کے زمرے میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ الیکشن کمیشن رائج الوقت قوانین، قاعدوں اور طریقہ کار کے مطابق کام کرتا ہے۔عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ انتخابات کے انعقاد کا ذمہ دار ادارہ ہونے کی وجہ سے الیکشن کمیشن ان شکایت کے ممکنہ ازالہ کے لئے اُنہیں متعلقہ حکومتی محکموں یا ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر یا ریٹرننگ آفیسر کو بھجواتا ہے جو ان شکایات پر موٴثر عمل درآمد کرتے ہوئے ان کو منطقی انجام تک پہنچاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں انتخابی قوانین کے تحت الیکشن کمیشن کے پاس اختیارات محدود ہیں جن کے باعث ممکنہ خلاف ورزیوں اور جرائم (offences) کو روکنے کے لئے الیکشن کمیشن کو دوسرے سرکاری محکموں اور افسروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔مثال کے طور پر الیکشن کمیشن کا موجودہ طریقہ کار یہ ہے کہ امن عامہ سے متعلق شکایت متعلقہ صوبہ کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اُن ذمہ دار افسران کو بھیج دی جاتی ہے جہاں جُرم (offence) سرزد ہوا ہے۔الیکشن کمیشن توقع رکھتا ہے کہ متعلقہ حکام اپنی قانونی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے شکایت کے ازالہ کے لئے ضروری اقدامات اُٹھائیں گے۔اسی طرح جہاں تک سرکاری افسران کے اختیارات اور حکومتی وسائل کے غلط استعمال کے متعلق شکایات کا تعلق ہے تو ایسی شکایت متعلقہ صوبے کے چیف سیکرٹری کو تفتیش اور ممکنہ ازالے کے لئے بھیج دی جاتی ہے۔

جبکہ شکایات کی بعض اقسام کے ازالے کے لئے قانون میں خصوصی طریقہ کار یا نظام موجود ہے۔مثال کے طور پر ممکنہ امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی وصولی اور جانچ پڑتال ریٹرننگ آفیسر کی قانونی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے دوران ریٹرننگ آفیسر کاغذات نامزدگی منظور یا مسترد کر سکتا ہے۔کاغذات نامزدگی کی منظوری یا مسترد ہونے کی

صورت میں امیدوار ریٹرننگ آفیسر کے فیصلے کے خلاف اپیلٹ ٹربیونل میں اپیل دائر کرسکتا ہے۔ یہ اپیلٹ ٹربیونل چیف الیکشن کمشنر نامزد کرتا ہے جس کی حتمی منظوری صدر صاحب دیتے ہیں۔ ایک اپیلٹ ٹربیونل کم از کم دو یا زیادہ سے زیادہ تین ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مشتمل ہوتا ہے۔لہٰذا کاغذات نامزدگی کی منظوری یا مسترد ہونے کی صورت میں متعلقہ اپیل الیکشن کمیشن کی بجائے کاغذات نامزدگی کے جانچ پڑتال کے لئے مختص کردہ عرصہ کے دوران یا تو ریٹرننگ افسر کے پاس جمع کروائی جاسکتی ہے یا اُس عرصہ کے بعد اپیلٹ ٹربیونل میں دائر کی جاسکتی ہیں۔ شکایت زبانی یا تحریری کسی بھی شکل میں درج کروائی جاسکتی ہے اور الیکشن کمیشن کو بذریعہ ڈاک، ٹیلیفون، فیکس یا ای میل بھی بھیجی جاسکتی ہے۔

2۔ شکایت درج کروانے کے مراحل۔

پاکستان میں موجود شکایات کے عمل کی تشریح کے لئے یہ ضروری ہے کہ انتخابی عمل کے ضروری مراحل کو قابل اطلاق قوانین اور ضوابط کی روشنی میں بیان کیا جائے تا کہ شکایات کے ازالہ کے مختلف طریقہ کار کا احاطہ ہو سکے۔

انتخابی عمل کے چار چیدہ مراحل درج ذیل ہیں:۔

الف۔ نامزدگی کا مرحلہ

ب۔ انتخابات سے قبل کا مرحلہ

ج۔ انتخابات کا دن

د۔ انتخابات کے بعد کا مرحلہ

الف۔ نامزدگی کا مرحلہ

انتخابی شیڈول میں سب سے پہلا مرحلہ کاغذات نامزدگی داخل کرانے کا مرحلہ ہے۔ اس کے بعد ریٹرننگ آفیسر کی طرف سے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کا مرحلہ آتا ہے۔ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے دوران ریٹرننگ آفیسر کسی امیدوار کی جانب سے اُٹھائے گئے اعتراض کی سماعت بھی کرسکتا ہے۔ اور اگر وہ اُس اعتراض کی روشنی میں کاغذات نامزدگی مسترد کرتا ہے تو وہ مسترد کرنے کی مختصر اُوجوہات بھی درج کرے گا۔

اگلا مرحلہ ریٹرننگ آفیسر کی جانب سے کاغذات نامزدگی کے منظور یا مسترد کئے جانے کے فیصلوں کے خلاف متعلقہ لٹ ٹربیونل میں اپیل دائر کرنے کا مرحلہ ہے۔ اپیلٹ ٹربیونل کی جانب سے اپیلوں پر فیصلوں کے بعد اور کسی بھی امیدوار کی جانب سے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لئے جانے کے بعد حتمی امیدواروں کی فہرست جاری کر دی جاتی ہے۔ اور قانون کے مطابق اپیلٹ ٹربیونل کا فیصلہ حتمی تصور کیا جاتا ہے۔ کاغذات نامزدگی کا مرحلہ مندرجہ ذیل مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔

- ریٹرننگ آفیسر کے پاس کاغذات نامزدگی داخل کروانا (دفعہ۱۲(۳) عوامی نمائندگی ایکٹ مجریہ 1976ء۔
- ریٹرننگ آفیسر کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ (دفعہ۱۴(۲)
- کوئی بھی شخص (ووٹر) کسی بھی امیدوار کے کاغذات نامزدگی پر اعتراض کر سکتا ہے۔ (دفعہ۱۴)
- ریٹرننگ آفیسر کاغذات نامزدگی منظور یا مسترد کر سکتا ہے۔ کاغذات نامزدگی مسترد کرنے کی صورت میں ریٹرننگ آفیسر مسترد کرنے کی مختصر وجوہات درج کرتا ہے۔ (دفعہ۱۴(۴)۔
- انتخابی شیڈول میں دیے گئے معینہ وقت (تقریباً ایک ہفتہ) میں کاغذاتِ نامزدگی کی منظوری یا مسترد کئے جانے کے خلاف متعلقہ اپیلٹ ٹربیونل میں اپیل درج کروائی جا سکتی ہے۔ (دفعہ۱۴(۵)۔

یہاں یہ بات خصوصی توجہ کی حامل ہے کہ اگر اپیلٹ ٹربیونل کے مشاہدے میں یہ بات تحریری یا زبانی کسی بھی صورت میں لائی جاتی ہے کہ ایک امیدوار جس کے کاغذات نامزدگی منظور کر لئے گئے ہیں وہ قرض، ٹیکس، حکومتی واجبات یا یوٹیلیٹی چارجز کا نادہندہ ہے یا اُس نے اپنے ذمہ کوئی قرض معاف کروایا ہے اور کسی دیگر نااہلیت کی بنا پر کسی اسمبلی کا ممبر ہونے کے لئے نااہل قرار دیا جا چکا ہے، تو ایسے امیدوار کے خلاف اپیلٹ ٹربیونل ازخود کارروائی کرتے ہوئے اُس کو طلب کر سکتا ہے کہ وہ امیدوار وجوہ بیان کرے کہ کیوں نہ اُس کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیئے جائیں۔ اگر اپیلٹ ٹربیونل اس بات کا اطمینان کر لے کہ متذکرہ امیدوار واقعتاً نادہندہ ہے یا اُس نے اپنے ذمہ قرض معاف کروایا ہے یا وہ کسی دیگر نااہلیت پر پورا اُترتا ہے تو اپیلٹ ٹربیونل اُس امیدوار کے کاغذات نامزدگی مسترد کر سکتا ہے۔ اگر کسی اپیل پر دفعہ۱۴(۵) میں دیئے گئے وقت میں فیصلہ نہیں کیا جاتا تو وہ اپیل دفعہ۱۴(۶) کے تحت مسترد متصور ہو گی۔

ب۔ انتخابات سے قبل کا مرحلہ

انتخابات سے قبل کے مرحلے کا آغاز انتخابی شیڈول کے اعلان کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے۔ الیکشن کمیشن سیاسی جماعتوں سے مشورہ کے بعد سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے لئے ضابطہ اخلاق جاری کرتا ہے۔ الیکشن کمیشن ضروری حکم نامے بھی جاری کرتا ہے۔ مثلاً انتخابی شیڈول کے اعلان کے بعد سرکاری ملازمین کی تقرری وتبادلے پر پابندی؛ وفاقی، صوبائی اور دیگر حکومتی عہدیداروں، جن میں ضلع، تحصیل اور یونین ناظمین شامل ہیں پر حکومتی ذرائع اور ووٹروں کو راغب کرنے کے لئے ترقیاتی کاموں کے اجراء پر پابندی وغیرہ۔

عام طور پر انتخابات سے قبل کا مرحلہ مختلف سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی انتخابی مہم کے حوالے سے بے حد سرگرم ہوتا ہے۔ اس موقع پر ضابطۂ اخلاق کا اجرأ، جو کہ امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کو ضروری رہنمائی اور قواعد فراہم کرتا ہے، شکایات درج کروانے کی بنیاد بنتا ہے۔ اس رہنمائی اور قواعد میں یہ معاملات بھی شامل ہیں جیسا کہ: انتخابی مہم کے دوران اجتماع اور جلوس کا انعقاد

،انتخابی اشتہارات اور بینرز کا درست سائز جو کہ سیاسی جماعتیں اور امیدوار استعمال کر سکتے ہیں ؛ سرکاری یا نجی عمارات پر سیاسی جماعت کا جھنڈا لہرانا؛ دیواروں پر انتخابی نعرے لکھنے کی ممانعت؛ وزراء اور ناظمین کی طرف سے سرکاری گاڑیوں اور عہدے کا ناجائز استعمال؛ یہ تمام معاملات اس مرحلے کے دوران شکایات کی بنیاد بنتے ہیں۔ 2007ء میں جاری کیا گیا ضابطہ اخلاق اس کتابچے کے ضمیمے میں دیا گیا ہے۔

سیاسی جرائم (offences) کی تفصیل عوامی نمائندگی ایکٹ مجریہ 1976ء کے باب نمبر ۸ میں دی گئی ہے۔جس میں مندرجہ ذیل جرائم (offences) شامل ہیں:۔

دفعہ	جرم (offence)
دفعہ 78	بدعنوان اقدامات
دفعہ 79	رشوت
دفعہ 80	ڈرانا، دھمکانا یا جعلی ووٹروں کا روپ دھارنا
دفعہ 81	ناجائز دباؤ ڈالنا
دفعہ 82-A	پولنگ بوتھ یا پولنگ سٹیشن پر قبضہ کر لینا۔
دفعہ 83-A	سیاسی تشہیر کے لئے بلا اجازت کسی کی زمین، عمارت یا چاردیواری استعمال کرنا
دفعہ 84	انتخابی مہم کے اختتام کے بعد جلسہ وغیرہ پر پابندی۔
دفعہ 85	پولنگ سٹیشن کے اندر اور قریب ووٹ دینے کے لئے قائل کرنے کی ممانعت
دفعہ 86	پولنگ سٹیشن کے قریب بیہودہ حرکات اور شور وغل پر پابندی
دفعہ 86-A	مجسٹریٹ کے اختیارات
دفعہ 87	کاغذات میں ردوبدل کرنا
دفعہ 88	ووٹنگ کی رازداری کے عمل میں مُخل ہونا
دفعہ 89	ووٹنگ کے دوران رازداری کے عمل کو قائم رکھنے میں ناکام رہنا
دفعہ 90	سرکاری افسران کا ووٹروں کو راغب کرنا
دفعہ 91	انتخابات کے دوران فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی برتنا
دفعہ 92	سرکاری اہلکار کی مدد لینا

ج۔ انتخابات کا دن:۔

انتخابات کے دن پریذائڈنگ آفیسر کے پاس مجسٹریٹ کے مساوی اختیارات ہوتے ہیں تاکہ وہ پولنگ سٹیشن میں پولنگ کے دوران کسی بھی بدنظمی یا جرم (offence) کی صورت میں فوری طور پر کاروائی کر سکے۔تاہم شکایات پر عمل درآمد کے لئے اُس کے اختیارات صرف پولنگ سٹیشن تک محدود ہیں۔

انتخاب سے متعلق شکایات متعلقہ ریٹرننگ آفیسر یا ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر کے پاس بھی درج کروائی جاسکتی ہیں۔عام طور پر پولنگ سٹیشن سے باہر کسی بدنظمی یا قانون رضوابط یا ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی متعلقہ ریٹرننگ آفیسر کے نوٹس میں لائی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات خصوصی اہمیت کی حامل ہے کہ انتخابات کے دن ضابطہ فوجداری کی دفعہ 190 کی ذیلی دفعہ 1 کے تحت تمام ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسرز، ریٹرننگ آفیسرز اور اسسٹنٹ ریٹرننگ آفیسرز کو الیکشن کمیشن کے نوٹیفیکیشن کے ذریعہ مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں تاکہ وہ عوامی نمائندگی ایکٹ مجریہ 1976ء کی دفعات ۸۱، ۸۲۔اے، ۸۳، ۸۴، ۸۵ اور ۸۷ میں دیئے گئے کسی بھی انتخابی جُرم (offence) جو کہ تعزیرات پاکستان کے تحت آتا ہے سرزد ہو تو وہ متعلقہ پولیس اسٹیشن میں درج کروایا جاسکتا ہے تاکہ مُجرم کے خلاف مقدمہ رجسٹر کیا جاسکے۔

اگرچہ یہ بات الیکشن کے قوانین میں واضح طور پر درج نہیں ہے تاہم انتخابات کے دن شکایات الیکشن کمیشن کے کسی بھی دفتر میں درج کروائی جاسکتی ہیں۔

د۔ انتخابات کے بعد کا مرحلہ:۔

انتخابات کے سرکاری نتائج کے اعلان کے بعد وہ امیدوار جو سمجھتے ہیں کہ انتخابی نتائج درست نہیں ہیں یا پھر کوئی دھاندلی ہوئی ہے تو وہ عوامی نمائندگی ایکٹ کے باب ۷ میں دی گئی دفعات ۵۲ تا ۵۵ کے تحت چیف الیکشن کمشنر کے پاس الیکشن پٹیشن دائر کرواسکتے ہیں۔

ایسا امیدوار جو انتخابی نتائج سے نالاں ہو تو وہ نتائج کے سرکاری گزٹ میں چھپنے کے 45 دن کے اندر اندر الیکشن پٹیشن دائر کرسکتا ہے۔الیکشن پٹیشن چیف الیکشن کمشنر کے پاس دائر کی جائے گی جو یہ فیصلہ کریں گے کہ آیا یہ پٹیشن قابل سماعت ہے کہ نہیں۔اگر وہ سمجھیں گے کہ پٹیشن عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعات ۵۲ تا ۵۴ میں درج قانونی معیار کے تحت دائر نہیں کی گئی ہے تو وہ اُسے فوراً خارج کردیں گے۔تاہم اگر وہ الیکشن پٹیشن خارج نہ کی جائے تو چیف الیکشن کمشنر اُسے متعلقہ الیکشن ٹریبونل کو جو کہ عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ ۵۷ کے تحت الیکشن پٹیشن کی سماعت کے لئے بنائے جاتے ہیں، کو بھیج دیتا ہے۔

کوئی بھی الیکشن پٹیشنر مندرجہ ذیل میں سے کسی بھی رعایت کا دعویٰ کرسکتا ہے۔

(i) یہ کہ کامیاب امیدوار کا انتخاب ناجائز قرار دیا جائے۔

(ii) یہ کہ کامیاب امیدوار کا انتخاب نہ صرف ناجائز قرار دیا جائے بلکہ پٹیشنر یا کسی دوسرے امیدوار کو کامیاب قرار دیا جائے یا

(iii) یہ کہ تمام انتخابی عمل کو ناجائز قرار دیا جائے۔

عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ ۶۷(۱)(a) کے تحت الیکشن ٹربیونل پر لازم ہے کہ وہ روزانہ کی بنیاد پر الیکشن پٹیشن کی سماعت اس طرح کرے کہ ۴ ماہ یا ۱۲۰ دن کے اندر اُس الیکشن پٹیشن کا فیصلہ کر دیا جائے۔ کسی بھی الیکشن پٹیشن پر الیکشن ٹربیونل کا فیصلہ حتمی تصور ہوگا، تاہم کوئی بھی شخص الیکشن ٹربیونل کے فیصلے کے خلاف ۳۰ دن کے اندر اندر سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر سکتا ہے اور اس صورت میں سپریم کورٹ کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

کسی پولنگ سٹیشن پر مداخلت بے جا رکاوٹ کی وجہ سے یا بیلٹ بکس کے غیر قانونی طور پر قبضہ میں لئے جانے یا ضائع کئے جانے کی صورت میں پریذائڈنگ آفیسر پولنگ روک دے گا اور ریٹرننگ آفیسر اس معاملے کی رپورٹ الیکشن کمیشن کو بھیجے گا جو کہ عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ ۲۷ کے تحت نئے انتخابات کا شیڈول جاری کرے گا۔

اگر کوئی شخص ووٹوں کی گنتی کے عمل اور نتائج سے نالاں ہو تو وہ عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 39(6)(b) کے تحت الیکشن کمیشن کو دوبارہ گنتی کی درخواست دے سکتا ہے۔

گھمبیر بے ضابطگیوں یا عوامی نمائندگی ایکٹ 1976ء کی دفعات کی خلاف ورزیوں کی صورت میں انتخابات کو ناجائز (void) قرار دینے کے لئے درخواست / شکایت عوامی ایکٹ کی دفعہ ۱۰۳ اے اے کے تحت الیکشن کمیشن میں درج کروائی جا سکتی ہے۔

الیکشن ٹربیونل کے کام میں غیر ضروری تعطل سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اگر کامیاب ہونے والا امیدوار یا اُس کا کوئی نمائندہ الیکشن پٹیشن کی کاروائی میں بے جا تاخیر کا سبب بن رہا ہے تو الیکشن ٹربیونل چیف الیکشن کمشنر سے درخواست کر سکتا ہے کہ الیکشن کمیشن اُس امیدوار کو اپنے دفتر میں اُس وقت تک کام کرنے سے روک دے تاوقتیکہ الیکشن ٹربیونل کا حتمی فیصلہ آ جائے یا پھر اُس وقت تک جب تک کہ کمیشن مناسب سمجھے۔

3۔ شکایت کا طریقہ کار:

الیکشن کمیشن میں موصولہ شکایات پر کاروائی

اگر چہ انتخابی قوانین اور دیگر متعلقہ قوانین شکایات پر مؤثر عملدرآمد کے لئے قانونی جواز مہیا کرتے ہیں تاہم الیکشن کمیشن نے شکایات کے ازالہ کے لئے نجی طور پر مختلف طریقہ کار وضع کئے ہیں۔ نیچے دیئے گئے حصوں میں شکایات کے ازالہ کے لئے عمومی عوامل اور طریقہ کار دیئے گئے ہیں جو کہ انتخابات سے قبل کے مرحلہ سے متعلق ہیں۔

الف۔ شکایت کا اندراج:۔

اِس وقت کسی بھی قسم کی درخواست الیکشن کمیشن کے کسی بھی دفتر میں درج کروائی جاسکتی ہے چاہے وہ مقامی سطح پر ہو جیسا کہ ڈپٹی الیکشن کمیشنر/اسسٹنٹ الیکشن کمشنر کے دفاتر؛ ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر/ریٹرننگ آفیسر کے دفاتر یا صوبائی سطح پر صوبائی الیکشن کمشنر کا دفتر یا پھر اسلام آباد میں الیکشن کمیشن سیکرٹریٹ کا دفتر۔

کوئی بھی ایسا شخص جو یہ سمجھے کہ کہیں کوئی انتخابی جرم (offence) سرزد ہوا ہے تو وہ اُس سے متعلق شکایت درج کرواسکتا ہے۔ عام طور پر انتخابات سے قبل کے مرحلہ میں شکایات درج کروانے کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے، تاہم کاغذات نامزدگی کی منظوری یا مسترد ہونے کی صورت میں اپیل دائر کرنے اور انتخابات کے بعد الیکشن پٹیشن دائر کرنے کے لئے معینہ مدت مقرر ہے۔

الیکشن کمیشن وہ واحد ادارہ نہیں ہے جو انتخابی عمل سے متعلقہ شکایات وصول کرتا ہے جبکہ دیگر سرکاری محکمے بھی یہ شکایات وصول کرسکتے ہیں مثلاً صوبائی سطح پر صوبے کا چیف سیکرٹری، ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر اور ریٹرننگ آفیسر بھی اپنی حیثیت میں یہ شکایات وصول کرسکتے ہیں اور ان پر ممکنہ کاروائی کرسکتے ہیں۔ تاہم، ضلعی سطح پر ڈپٹی الیکشن کمشنر اور اسسٹنٹ الیکشن کمشنر کے پاس موصول ہونے والی شکایات صوبائی الیکشن کمیشن کو ممکنہ کاروائی کے لئے بھیج دی جاتی ہیں۔

تمام شکایات چاہے وہ بالواسطہ صوبائی الیکشن کمشنر کے پاس موصول ہوئی ہوں یا ضلعی سطح سے ڈپٹی الیکشن کمشنر یا اسسٹنٹ الیکشن کمشنر کے ذریعے موصول ہوئی ہوں، صوبائی الیکشن کمشنر اُن شکایات پر کاروائی کی تفصیل سے الیکشن کمیشن سیکرٹریٹ کو آگاہ کرتا ہے۔

شکایات مختلف اشکال میں درج کرائی جاسکتی ہیں۔ شکایات الیکشن کمیشن کے پاس درج کرانے کے لئے خط، فیکس، ٹیلیفون اور ای میل وغیرہ استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔ کیونکہ شکایات انتخابی قوانین کی خلاف ورزی اور بدنظمی کی صورت میں دائر کی جاتی ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ جس قدر ممکن ہو واقعہ کی تفصیل اس میں درج کی جائے۔ اسی لئے الیکشن کمیشن اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ شکایات تفصیل کے ساتھ تحریری شکل میں درج کرائی جائیں۔

2008ء کے عام انتخابات کے لئے الیکشن کمیشن نے ایک معیاری شکایتی فارم (complaints form) بنایا ہے تاکہ شکایات کے معیار اور تسلسل کو بہتر بنایا جاسکے۔ شکایتی فارم بمعہ ہدایات اُردو، اور سندھی ترجمے کے ساتھ الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر رکھا گیا ہے تاکہ انتخابی عمل میں شامل افراد اُسے استعمال کرسکیں۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ اس شکایتی فارم کی مدد سے نہ صرف الیکشن کمیشن کو موصول ہونے والی بے جا اور بے بنیاد شکایات کی کمی میں مدد ملے گی بلکہ یہ عام لوگوں اور سیاسی جماعتوں کو بھی انتخابات کے دوران مدد دے گا کہ وہ شکایات کے معیار کو بہتر بنا سکیں۔ شکایتی فارم (Complaint Form) برائے 2008ء اس کتابچے کے ضمیمے میں دیا گیا ہے۔

ب۔ شکایت پر کاروائی کا عمل (انتخابات سے قبل کا مرحلہ)

ماسوائے ان شکایات پر قانونی کاروائی کے جو ریٹرننگ آفیسر کے پاس کاغذاتِ نامزدگی کی منظوری یا مسترد ہونے کی صورت میں دائر کی جاتی ہیں یا انتخابی نتائج کے اعلان کے بعد الیکشن پٹیشن کی صورت میں چیف الیکشن کمشنر کے پاس دائر کی جاتی ہیں، الیکشن کمیشن میں موصول ہونے والی دیگر تمام شکایت پر مندرجہ ذیل طریقے سے کاروائی
عمل میں لائی جاتی ہے:۔

۔ الیکشن کمیشن کے ضلعی، ڈویژنل، صوبائی اور وفاقی سطح کے تمام دفاتر میں شکایات موصول کی جاتی ہیں۔ شکایت کنندہ کو چاہیے کہ وہ درخواست کے ساتھ اپنا نام، پتہ اور دیگر معلومات الیکشن کمیشن کو مہیا کرے تاکہ درخواست پر کاروائی یا مزید تفتیش کی صورت میں الیکشن کمیشن شکایت کنندہ سے رابطہ کر سکے۔ دوسرے الفاظ میں تحریری شکایت کے ساتھ منسلکہ تفصیلات ممکنہ حد تک مکمل ہونی چاہیں۔

الیکشن کمیشن میں موصولہ تمام شکایات کو ایک شکایات رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے جو الیکشن کمیشن کے ہر سطح کے دفتر میں پورے ملک میں موجود ہے۔ ہر شکایت رجسٹر سے کم از کم شکایات کی وصولی کی تاریخ، قسم، اُس کی جائے وقوع (قومی و صوبائی اسمبلی کا حلقہ نمبر)، شکایت کنندہ کا نام اور ممکنہ کاروائی کا پتہ چلتا ہے۔ الیکشن کمیشن سیکرٹریٹ اسلام آباد نے 2008ء کے عام انتخابات کے لئے ایک مکمل شکایاتی نظام (Complaint Management System) وضع کیا ہے تاکہ کمپیوٹر کی مدد سے بھی شکایات درج کروائی جا سکیں۔ جلد ہی یہ نظام صوبائی الیکشن کمشنر کے دفاتر میں بھی وضع کر دیا جائے گا تاکہ وہ اُسے استعمال کرتے ہوئے الیکشن کمیشن سیکرٹریٹ سے رابطہ میں رہیں۔ جس کی مدد سے الیکشن کمیشن سیکرٹریٹ اپنے تمام صوبائی دفاتر سے رابطہ میں رہے گا اور شکایات سے متعلقہ معلومات حاصل کر سکے گا۔

۔ شکایات رجسٹر میں ابتدائی شکایت درج کرنے کے بعد ہر شکایت کی سنجیدگی کا جائزہ لیا جاتا ہے تاکہ اس پر ممکنہ کاروائی کا احاطہ کیا جا سکے۔ وہ شکایات جن پر فوری عمل درآمد کی ضرورت ہوتی ہے، اُن کو فوراً متعلقہ احکام کو بذریعہ فیکس یا ڈاک بھیج دیا جاتا ہے تاکہ اُن پر ضروری کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔ ضلعی سطح پر الیکشن کمیشن کے افسران صرف شکایت وصول کرتے ہیں اور ریکارڈ رکھنے کے لئے انہیں رجسٹر کرتے ہیں جس کے بعد ان شکایات کے جائزہ اور ان پر عمل درآمد کے لئے انہیں صوبائی الیکشن کمشنر کے دفتر کو بھیج دیا جاتا ہے۔

۔ شکایات کا مناسب جائزہ لیا جاتا ہے اور اُن پر ممکنہ کاروائی کی تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔ عام طور پر الیکشن کمیشن کے سیکرٹریٹ اور صوبائی دفاتر میں موجود افسران شکایات کا جائزہ لیتے ہیں اور اُن پر مناسب کاروائی کی تجاویز پیش کرتے ہیں۔ یہ تجاویز الیکشن کمیشن سیکرٹریٹ کے ایک سینئر اہلکار کو بھیج دی جاتی ہیں تاکہ شکایت کے ازالہ کے لئے مناسب ہدایات جاری کی جا سکیں۔ جب یہ اطمینان کر لیا جاتا ہے کہ پیش کردہ تجاویز دُرست ہیں تو اُن شکایات کو فوری کاروائی کے لئے متعلقہ حکام کو بھیج دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی امن وامان سے متعلقہ شکایت ہو تو اُسے متعلقہ صوبے کے انسپکٹر جنرل آف پولیس کو مناسب کاروائی کے لئے بھیج دیا جاتا ہے اور اس بارے میں شکایت کنندہ کو بھی آگاہ کیا جاتا ہے اگر اُس نے شکایت دائر کرتے وقت اپنی تفصیلات درج کی ہوں۔

ج۔ شکایت پرعمل درآمد کے اہم اُصول:۔

الیکشن کمیشن اپنے پاس موصولہ تمام شکایات کا مکمل ریکارڈ رکھتا ہے۔خواہ وہ انتخابات سے پہلے کے مرحلہ سے متعلق ہوں، انتخابات والے دن سے متعلق ہوں یا انتخابات کے بعد کے مرحلہ سے متعلق ہوں۔تاہم چونکہ ہر نظام میں بہتری کی گنجائش موجود ہوتی ہےاس لئے الیکشن کمیشن بھی شکایات کے اندراج اورازالہ کے نظام کوبہتر سے بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

۔ الیکشن کمیشن عام آدمی، سیاسی جماعتوں، امیدواروں اور انتخابی عمل میں شامل تمام افراد کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ شکایت درج کروانے کے لئے شکایتی فارم (Complaint Form) استعمال کریں۔لیکن اگر شکایت کنندگان الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ تک رسائی حاصل کر کے شکایتی فارم حاصل نہیں کر سکتے تو وہ ایک سادہ کاغذ پر بھی شکایت دائر کر سکتے ہیں۔لیکن اس صورت میں اس بات کا اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ خاص خاص معلومات مثلاً شکایت کنندہ کا نام، اُس کا رابطہ نمبر، وقت، تاریخ، جائے وقوعہ، جُرم (offence) کی نوعیت اور ثبوت شامل ہوں۔

۔ الیکشن کمیشن کی کوشش ہے کہ وہ شکایات کے نظام کو بہترین طریقے سے چلائے۔اس سلسلے میں اس وقت الیکشن کمیشن کے پاس دو مختلف مگر متوازی نظام موجود ہیں، ایک نظام وہ ہے جس میں کمپیوٹر کی مدد سے شکایات کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور دوسرا وہ نظام ہے جس میں مکمل کاغذی ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ابتدائی معلومات مثلاً شکایت کنندہ کا نام، اُس کا رابطہ نمبر، وقت، تاریخ، جائے وقوعہ، جُرم (offence) کی نوعیت اور ثبوت وغیرہ متعلقہ قومی یا صوبائی اسمبلی کے حلقہ کی فائل میں رکھے جاتے ہیں تا کہ اُس حلقہ نمبر سے متعلقہ شکایات کا مکمل ریکارڈ رکھا جاسکے۔

ایک سیکشن آفیسر (جس کو اُس حلقہ سے متعلق شکایات کے اندراج کا کام سونپا گیا ہے) مناسب کاروائی کی تجویز دیتا ہے جو اگر منظور کر لی جائے تو وہ شکایت متعلقہ حکام کو بھیج دی جاتی ہے بصورت دیگر اعلیٰ حکام مزید کاروائی کی تجویز پیش کر سکتے ہیں۔متعلقہ محکمہ جس کو شکایت ارسال کی گئی تھی سے موصول ہونے والی خط وکتابت مثلاً جواب، رپورٹ یا تبصرہ وغیرہ بھی متعلقہ فائل میں لگا دیا جاتا ہے اور موصول ہونے والی معلومات الیکشن کمیشن کے متعلقہ افسر کو بھیج دی جاتی ہیں تا کہ اگر اُن پر مزید کاروائی کی ضرورت ہو تو وہ مناسب ہدایات جاری کر سکے۔یہاں یہ بات نہایت اہم ہے کہ کسی بھی شکایت کے موصول ہونے کے ساتھ ہی اُس پر فوری کاروائی جیسا کہ ضرورت ہو،عمل میں لائی جاتی ہے۔

۔ شکایاتی نظام کا ایک دوسرا عنصر شکایت کے ازالہ کے حوالہ سے شکایت کنندہ سے رابطہ ہے۔الیکشن کمیشن اس بات کو اہمیت دیتا ہے کہ نہ صرف شکایت کنندہ کو شکایت کے ازالہ کے سلسلے میں کی گئی ابتدائی کاروائی سے آگاہ کرے بلکہ وہ اُس کو شکایت کے حتمی نتائج سے بھی آگاہ کرتا ہے، جیسا کہ متعلقہ سرکاری محکمے نے کیا مناسب کاروائی کی ہے۔

۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے الیکشن کمیشن نے 2008ء کے عام انتخابات سے متعلق شکایات کے لئے اپنی ویب سائٹ پر خصوصی شکایتی سیکشن مختص کیا ہے http://www.ecp.gov.pk شکایتی فارم اور شکایات سے متعلق دیگر معلومات اس سیکشن

میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ عام افراد، سیاسی جماعتیں اور انتخابی عمل میں شامل دیگر افراد کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ ویب سائٹ ضرور دیکھیں۔ وہ افراد جو چیف الیکشن کمشنر یا الیکشن کمیشن سیکرٹریٹ میں براہ راست شکایات دائر کرتے ہیں وہ الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر اپنی شکایت کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور کسی بھی مُشکل یا دُشواری کے حل کے لئے الیکشن کمیشن سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

انتخابات کے دن شکایات:

انتخابات کے دن شکایات نہ صرف الیکشن کمیشن کے تمام دفاتر میں دائر کی جاسکتی ہیں بلکہ ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر، ریٹرننگ آفیسر اور امن و امان سے متعلقہ شکایات محکمہ پولیس کے پاس بھی دائر کی جاسکتی ہیں۔ پولنگ اسٹیشن کے اندر، پولنگ ایجنٹس اور ووٹروں کی طرف سے دائر کردہ شکایات پر پریذائڈنگ آفیسر مناسب کاروائی کرسکتا ہے۔ انتخابات کے دن پولنگ اسٹیشن کے باہر وقوع پذیر ہونے والے کسی بھی انتخابی جُرم (offence) کی شکایت ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر یا ریٹرننگ آفیسر کے پاس دائر کی جاسکتی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عوامی نمائندگی ایکٹ مجریہ 1976ء کی دفعہ 86۔اے کے تحت الیکشن کمیشن، ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسرز، ریٹرننگ آفیسرز اور پریذائڈنگ افسران کو بذریعہ نوٹیفیکیشن، ضابطہ فوجداری 1898 کے تحت، انتخابات کے دن مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات تفویض کرتا ہے تاکہ وہ اُن تمام انتخابی جرائم (offences) جو کہ عوامی نمائندگی ایکٹ مجریہ 1976ء کی دفعات 80، 82۔اے، 83، 84، 85، 86اور 87 کے تحت آتے ہیں، ہر مناسب کاروائی کرسکیں۔ مندرجہ بالا افسران کسی بھی انتخابی جرم (offence) جو کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ (190) (1) کی ذیلی دفعات میں درج ہیں پر مناسب کاروائی کرسکتے ہیں جس کے تحت مندرجہ ذیل صورتوں میں وہ مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات استعمال کرسکتے ہیں:

(الف) کسی ایسی شکایت کی صورت میں جس میں جُرم (offence) ثابت ہو۔

(ب) کسی ایسی تحریری شکایت کی صورت میں جو کسی پولیس آفیسر نے درج کی ہو۔

(ج) یا پولیس افسر کے علاوہ کسی بھی شخص کی فراہم کردہ اطلاعات یا اپنی معلومات یا شکوک وشبہات کی بنا پر۔

مندرجہ بالا کے علاوہ انتخابات کے دن قانون کی کچھ ایسی سنجیدہ خلاف ورزیاں بھی مشاہدے میں آسکتی ہیں جو کہ فوجداری جرائم (offences) کے زُمرے میں آتی ہوں تو ایسی شکایات کو پولیس کے پاس FIR کی صورت میں درج کروانا چاہیے۔

شکایت نظام کے چارٹ:

آئندہ صفحات میں الیکشن کے چار مراحل کے دوران شکایتی نظام کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

- نامزدگی
- انتخابات سے قبل
- انتخابات کا دن
- انتخابات کے بعد

الیکشن کمیشن آف پاکستان کا شکایتی نظام

کاغذاتِ نامزدگی کا مرحلہ

ریٹرننگ آفیسر کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور کاغذات کو منظور یا مسترد کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔

کاغذاتِ نامزدگی کے منظور یا مسترد ہونے کے بعد ان کاغذات کی منظوری یا مسترد گی کے خلاف اپیل متعلقہ الیکشن ٹربیونل کے پاس دائر کرائی جا سکتی ہے۔

امیدوار شکایت درج کرواتا ہے

متعلقہ اپیلٹ ٹربیونل اس کی سماعت کرتا ہے اور اپیل کو منظور یا مسترد کرتا ہے

اگر متعلقہ اپیلٹ ٹربیونل اپیل منظور کر لے تو
(۱) کاغذاتِ نامزدگی کی مسترد گی کے خلاف اپیل کی صورت میں امیدوار کا نام حتمی امیدواروں کی فہرست میں شامل کر لیا جاتا ہے (۲) کاغذات نامزدگی کی منظوری کی صورت میں امیدوار کا نام حتمی انتخابی فہرست سے خارج کر دیا جاتا ہے

اگر متعلقہ اپیلٹ ٹربیونل اپیل کو مسترد کر دے تو امیدوار کے پاس وقتی طور پر کوئی اور طریقہ کار موجود نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ وہ اپیلٹ ٹربیونل کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کر سکتا ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کا شکایتی نظام

انتخابات سے قبل کا مرحلہ

شکایت الیکشن کمیشن میں دائر کی جاتی ہے

شکایت موصول ہونے پر الیکشن کمیشن کے دفتر میں رجسٹر کی جاتی ہے

الیکشن کمیشن کے افسران شکایت کا جائزہ لیتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ آیا کہ اُس شکایت پر اُسی سطح سے کاروائی کردی جائے یا مزید احکامات کے لئے اسے اعلیٰ افسران کو بھیج دیا جائے

الیکشن کمیشن کے افسران شکایت کی تفتیش کرتے ہیں اور اُس کی روشنی میں شکایت خارج کرنے کے لئے تجویز پیش کی جاتی ہے۔

اگر شکایت کے ازالہ کے لئے مطلوبہ دلائل موجود ہوں تو وہ مناسب سطح پر سرکاری حکام کو مزید کاروائی کے لئے بھیج دی جاتی ہے۔

الیکشن کمیشن یا دیگر سرکاری حُکام شکایت کنندہ کو حتمی کاروائی سے آگاہ کرتے ہیں۔

مطلوبہ دلائل کی غیر موجودگی کی صورت میں شکایت داخل دفتر کردی جاتی ہے اور شکایت کنندہ کو آگاہ کردیا جاتا ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کا شکایتی نظام

انتخابات کا دن

شکایت پریذائڈنگ آفیسرز، الیکشن کمیشن کے دفاتر، ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسرز یا ریٹرننگ آفیسرز کے پاس درج کرائی جاتی ہے

شکایت جس پولنگ سٹیشن میں وصول ہوتی ہے وہاں رجسٹر کی جاتی ہے

پریذائڈنگ آفیسر شکایت کا جائزہ لیتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے کہ شکایت قابل سماعت ہے یا نہیں

اگر شکایت پر کاروائی کیلیئے مناسب موادر ثبوت موجود نہ ہو تو شکایت مسترد کر دی جاتی ہے

اگر شکایت درست ہو تو پریذائڈنگ آفیسر اس شکایت کے ازالہ کے لئے مناسب کاروائی کرتا ہے

الیکشن کمیشن آف پاکستان کا شکایتی نظام

انتخابات کے بعد کا مرحلہ

امیدوار چیف الیکشن کمشنر کے پاس الیکشن پٹیشن دائر کرتا ہے

چیف الیکشن کمشنر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ آیا الیکشن پٹیشن قابل سماعت ہے یا نہیں

اگر چیف الیکشن کمشنر یہ سمجھے کہ الیکشن پٹیشن عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعات ۵۲، ۵۳ اور ۵۴ کے تحت پوری نہیں اترتی تو وہ الیکشن پٹیشن مسترد کر دی جاتی ہے

اگر پٹیشن قابل سماعت ہو تو اُس کو الیکشن ٹربیونل جو کہ چیف الیکشن کمشنر نامزد کرتا ہے کہ پاس مزید کاروائی کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔

الیکشن ٹربیونل پٹیشن کی سماعت کرتا ہے اور اُس میں اُٹھائے گئے مقدمہ کا فیصلہ کرتا ہے۔

اگر الیکشن ٹربیونل پٹیشن کو مسترد کر دے تو امیدوار سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر سکتا ہے

اگر الیکشن ٹربیونل پٹیشن منظور کر لے تو وہ ممکنہ تلافی کے احکامات جاری کرتا ہے

شکایتی فارم

الیکشن کمیشن آف پاکستان

شکایتی فارم برائے سال2008ء

صرف دفتری استعمال کے لیے	
فائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	تاریخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
	جگہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
	حلقہ: پارلیمینٹری/صوبائی

۱) شکایت کنندہ کا نام ۔۔

پہلا نام/ خاندانی نام/ والد کا نام ۔۔

شناختی کارڈ نمبر ۔۔

۲) شکایت کنندہ سے رابطہ کی معلومات

گھر کا پتہ ۔۔

ٹیلی فون نمبر ۔۔

ای میل ایڈریس ۔۔

۳) شکایت کی نوعیت (اس فارم کی پشت پر بیان ہیں)

☆ واقع ہونے والی خرابی/ جرم بیان کریں۔

☆ خرابی/ جرم کہاں واقع ہوا؟ جگہ

☆ کس نے جرم کیا؟ نام

☆ خرابی/ جرم کب واقع ہوا؟ تاریخ / وقت

☆ خرابی/ جرم کے بارے میں دیگر معقول وجوہات، جیسا کہ کسی گواہ کا نام اور اس کا رابطہ نمبر

۴) ثبوت

☆ کوئی بھی ثبوت منسلک کریں جو کہ شکایت میں مددگار ہو۔

۵) شکایت کنندہ کے دستخط ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۶) الیکشن کمیشن آف پاکستان کے عہدیدار کا نام اور دستخط (تاریخ، وقت اور جگہ کے اضافے کے ساتھ)

نام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دستخط: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جگہ: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳) شکایت کی نوعیت (اس سیکشن میں بیان کی جائے)

سیاسی جماعتوں اور انتخابی امیدواروں کے لیے

ضابطۂ اخلاق

عام انتخابات

۲۰۰۷-۰۸ء

الیکشن کمیشن آف پاکستان

اِسلام آباد

الیکشن کمیشن آف پاکستان

اسلام آباد ۲۰۔نومبر ۲۰۰۷ء

نوٹیفکیشن

نمبر ایف ۲(۱)/ ۲۰۰۷۔رابطہ:۔ سیاسی جماعتوں سے مؤثر اور بامعنی مشاورت کے مقصد کے تحت عام انتخابات ۰۸-۲۰۰۷ء کے لیے سیاسی جماعتوں اور انتخابی امیدواروں کے حوالے سے ضابطۂ اخلاق کے مسودے کو قومی اخبارات میں شائع کیا گیا اور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اکتوبر ۲۰۰۷ء میں اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔ مذکورہ مسودہ ان سیاسی جماعتوں کو بھی ارسال کیا گیا جو سیاسی جماعتوں کے حکم نامہ ۲۰۰۲ء کی دفعات کے تحت اپنے حسابات کے سالانہ گوشوارے جمع کراتی رہیں تا کہ وہ ٦۔نومبر ۲۰۰۷ء تک اپنی قیمتی آراء اور تجاویز دیں کہ آیا متذکرہ ضابطۂ اخلاق کی دفعات کو اپنی موجودہ شکل میں برقرار رکھا جائے یا اس کی دفعات میں سے کسی ایک کو تبدیل یا اس میں ترمیم کی جائے یا عام انتخابات ۰۸-۲۰۰۷ء کے ضابطہ اخلاق میں بعض نئی شرائط کا اضافہ کیا جائے۔

ضابطۂ اخلاق کے مسودے کی دفعات کے ساتھ ساتھ مختلف سیاسی جماعتوں کی جانب سے موصولہ آراء اور تجاویز کو ۱۹۔نومبر ۲۰۰۷ء کو سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ ہونے والے الیکشن کمیشن کے اجلاس میں زیر بحث لایا گیا جس کے نتیجے میں ضابطۂ اخلاق کے مذکورہ مسودے میں اجلاس میں ہونے والے فیصلہ جات کی روشنی میں تبدیلیاں لائی گئیں۔

اب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی شق (۳)۲۱۸، ہمراہ الیکشن کمیشن آرڈر ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر ۱، ۲۰۰۲) کی شق ۵ (۳) اور ٦، سیاسی جماعتوں کے آرڈر ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر ۱۸، ۲۰۰۲) اور دیگر تمام تفویض کردہ اختیارات کے تحت الیکشن کمیشن نے آئندہ عام انتخابات ۰۸-۲۰۰۷ء کے لیے تمام سیاسی جماعتوں اور انتخابی امیدواروں کے حوالے سے مندرجہ ذیل ضابطہ اخلاق جاری کیا ہے۔

عمومی رویہ:

(۱) سیاسی جماعتیں کسی ایسی رائے کا اظہار نہیں کریں گی اور نہ ہی ایسا کوئی اقدام کریں گی جس سے نظریہ پاکستان یا پاکستان کی خودمختاری، استحکام اور سلامتی کو نقصان پہنچے یا اخلاقیات، امن عامہ یا پاکستان کی عدلیہ کی آزادی اور خودمختاری متاثر ہو یا عدلیہ اور افواج پاکستان کی شہرت کو نقصان ہو یا اس کی تضحیک ہو جسے آئین پاکستان کے آرٹیکل ٦۳ کے تحت تحفظ حاصل ہے۔

(۲) دوسری سیاسی جماعتوں پر کی جانے والی تنقید کو صرف ان کی پالیسیوں، پروگرام، ان کے ماضی کے ریکارڈ اور ان کے کام تک محدود رکھنا ہوگا۔ سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کو مخالف جماعت کے رہنماؤں اور سیاسی کارکنوں کی نجی زندگی کے پہلوؤں پر تنقید کرنے سے پرہیز کرنا ہوگا کیونکہ اس معاملے کا سرکاری و عوامی سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ غیر مصدقہ الزامات یا تحریف پر مبنی تنقید سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

(۳) متعلقہ سیاسی جماعتیں اور انتخابی امیدوار اپنے مجموعی ترقیاتی پروگرام کا اعلان کر سکتے ہیں لیکن انتخابی شیڈول کے اعلان سے لے کر ووٹ ڈالنے کے دن تک کسی بھی امیدوار یا اس کی ایماء پر کسی شخص کو اعلانیہ یا خفیہ انداز میں کوئی چندہ یا عطیہ نہیں دینا ہوگا اور نہ ہی اپنے حلقۂ انتخاب میں واقع کسی ادارے کو ایسا چندہ یا عطیہ دینے کا وعدہ کرنا ہوگا، نہ ہی متعلقہ حلقہ انتخاب میں کسی ترقیاتی پراجیکٹ کو شروع کرنے کا وعدہ کرنا ہوگا۔

(۴) عام انتخابی امیدواروں کو ایسی تمام سرگرمیوں سے پوری دیانت داری سے اجتناب کرنا ہوگا جو انتخابی قوانین کے تحت ''بدعنوان اقدامات'' اور جرائم کے زمرے میں آتی ہیں۔ جیسے ووٹروں کو رشوت دینا، ڈرانا دھمکانا یا جعلی ووٹروں کا روپ دھارنا، پولنگ سٹیشن کے ۴۰۰ گز کے اندر ووٹ دینے کے لیے کسی کو قائل کرنا، الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے پولنگ کے اختتام کے ۴۸ گھنٹوں کے دوران کسی عوامی اجتماع کا اہتمام کرنا۔

(۵) سیاسی جماعتیں اور امیدوار ہر شخص کے پر امن گھریلو زندگی گزارنے کے حق کا احترام کریں گے قطع نظر اس کے کہ وہ شخص ان کی سیاسی جماعت یا امیدوار کی سیاسی رائے یا سرگرمیوں کا مخالف ہے۔ ایسے شخص کے گھر کے سامنے صرف اس لیے احتجاج یا ناکہ بندی کرنا کہ وہ ان کے سیاسی نقطہ نظر یا سرگرمیوں کا مخالف ہے، کی کسی بھی حال میں اجازت نہیں ہے۔

(۶) کسی بھی سیاسی جماعت یا امیدوار کو اپنے جھنڈے لگانے، بینر آویزاں کرنے، نوٹس چسپاں کرنے اور نعرے لکھنے وغیرہ کے لیے بلا اجازت کسی شخص کی زمین، عمارت یا چار دیواری کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۷) سیاسی جماعتیں اور انتخابی امیدوار اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ان کے حامی مخالف جماعتوں کے جلسے جلوس کے رستے میں نہ تو رکاوٹیں کھڑی کریں گے اور نہ ہی انھیں خراب کریں گے۔ کسی بھی سیاسی جماعت کے کارکن اور حامیوں کو کسی دوسری سیاسی جماعت کے عوامی جلسے کو خراب کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۸) سیاسی جماعتیں اور امیدوار پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا بشمول اخبارات اور پرنٹنگ پریس پر ناجائز دباؤ ڈالنے سے مکمل طور پر اجتناب کریں گے اور اپنے کارکنوں کو بھی ایسا کرنے سے منع کریں گے۔ میڈیا کے خلاف ہر قسم کے تشدد کی ممانعت ہوگی۔

(۹) سیاسی جماعتوں، انتخابی امیدواروں اور کارکنوں کو جھوٹی اور بے بنیاد معلومات کی دانستہ تشہیر سے اجتناب کرنا ہوگا۔ سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کو دیگر سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں کی شہرت خراب کرنے کے لیے کسی جعل سازی یا ڈس انفارمیشن کی قطعی ممانعت ہوگی۔ مخالف سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرنے سے ہر صورت میں اجتناب کرنا ہوگا۔

(۱۰) سیاسی جماعتوں کو ایسی تقاریر سے پرہیز کرنا ہوگا جن کی وجہ سے علاقائی یا فرقہ وارانہ جذبات بھڑکیں اور صنف، فرقوں، کمیونٹی اور لسانی گروپوں کے مابین تنازعات جنم لیں **(عوامی نمائندگی کا ایکٹ ۱۹۷۶ء سیکشن ۷۸)**۔

(۱۱) جلسے جلوس یا پولنگ کے دوران تشدد کے لئے مائل کرنا یا تشدد کے کسی بھی عمل کی سخت ممانعت ہوگی۔ **(عوامی نمائندگی کا ایکٹ ۱۹۷۶ء سیکشن ۸۱)**۔

(۱۲) کوئی بھی شخص کسی بھی حال میں کسی دوسرے شخص یا جائیداد کو نقصان نہیں پہنچائے گا **(عوامی نمائندگی کا ایکٹ ۱۹۷۶ء سیکشن ۸۱)**۔

(۱۳) عوامی جلسے یا جلوس میں کسی بھی قسم کے مہلک ہتھیاروں یا آتشیں اسلحہ کو لے جانے یا ان کی نمائش کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی اور اس سلسلے میں تمام سرکاری قوانین کی سختی سے پابندی کی جائے گی۔ عوامی جلسوں میں ہوائی فائرنگ، پٹاخوں یا دیگر آتش گیر مواد کے استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔

(۱۴) سیاسی جماعتیں، انتخابی امیدوار، ایجنٹ یا کارکن کسی قسم کے تحفۂ تحائف نہیں دیں گے اور نہ ہی کسی شخص کو امیدوار کے طور پر کھڑا ہونے یا نہ کھڑا ہونے یا اپنا نام واپس لینے کی ترغیب دیں گے۔ **(عوامی نمائندگی کا ایکٹ ۱۹۷۶ء، سیکشن ۷۹)**۔

(۱۵) سیاسی جماعتوں، انتخابی امیدواروں اور کارکنوں کو صنف، نسل، مذہب یا ذات کی بنیاد پر کسی شخص کے انتخابات میں حصہ لینے کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔ سیاسی جماعتوں کے عہدہ داروں، امیدواروں یا دیگر افراد کو ایسے معاہدے نہیں کرنے چاہئیں جن کا مقصد خواتین کو انتخابی امیدوار بننے یا انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے حق سے محروم کرنا ہو۔

(۱۶) وزراء اپنے سرکاری دوروں کو انتخابی مہم کے ساتھ مشروط نہیں کریں گے۔

(۱۷) سیاسی جماعتیں اور انتخابی امیدوار کسی امیدوار کے انتخاب کو مؤثر بنانے یا اس میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے کسی سرکاری ملازم کی حمایت یا امداد حاصل نہیں کریں گے۔ **(عوامی نمائندگی کا ایکٹ ۱۹۷۶ء، سیکشن ۸۳)**۔

(۱۸) سیاسی جماعتوں اور انتخابی امیدواروں کو اپنے کارکنوں اور حمایتیوں کو کسی بیلٹ پیپر یا کسی بیلٹ پیپر پر کسی سرکاری نشان کو مٹانے/خراب کرنے سے منع کرنا ہوگا۔ **(عوامی نمائندگی کا ایکٹ ۱۹۷۶ء، سیکشن ۸۷)**۔

(۱۹) کوئی بھی شخص یا سیاسی جماعت یا کوئی امیدوار سرکاری املاک یا کسی سرکاری جگہ پر اپنی جماعت کا جھنڈا لگا سکتا ہے تاہم اس کے لیے اُسے تحریری اجازت نامہ اور مطلوبہ فیس/ لاگت متعلقہ مقامی حکومت یا حکام کو ادا کرنا ہوگی۔ وال چاکنگ (دیواروں پر اشتہارات لکھنا) جو انتخابی مہم کا حصہ ہوتی ہے، کی تمام صورتوں میں ممانعت ہوگی۔ **(عوامی نمائندگی کا ایکٹ ۱۹۷۶ء، سیکشن ۸۳۔اے)**۔

(۲۰) عوامی نمائندگی کے ایکٹ ۱۹۷۶ء کی سیکشن ۸۳۔اے کے تحت کوئی بھی شخص یا سیاسی جماعت الیکشن کمیشن کے مقرر کردہ سائز سے بڑا کوئی بھی پوسٹر، ہورڈنگ، بینر یا کتابچہ/ اعلامیہ جاری نہیں کرے گا/ گی۔الیکشن کمیشن نے مندرجہ ذیل سائز مقرر کیے ہیں۔

(الف)	پوسٹرز	۲فٹx۳فٹ
(ب)	ہورڈنگز	۳فٹx۵فٹ
(ج)	بینرز	۳فٹx۹فٹ
(د)	کتابچہ/اعلامیہ	۹انچx۱۶انچ

مقامی حکام اور ریٹرننگ آفیسر اِس سیکشن کی دفعات کے موثر عمل درآمد کے ذمہ دار ہوں گے۔

(۲۱) اخبارات اور دیگر میڈیا میں سرکاری خزانے سے اشتہارات کے اجراء اور انتخابات کے دوران سیاسی خبروں اور جانبدارانہ تشہیر کے لیے سرکاری ذرائع ابلاغ کے استعمال سے سختی سے اجتناب کیا جائے۔

۲۔ جلسے:

(۱) سیاسی جماعت یا اُس کا امیدوار کم از کم ۲۴ گھنٹے قبل مقامی انتظامیہ کو مجوزہ جلسے کی جگہ اور وقت کے بارے میں آگاہ کرے گا تاکہ متعلقہ پولیس ٹریفک کو کنٹرول کرنے اور امن وامان کی صورت حال کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری انتظامات کر سکے۔

(۲) سیاسی جماعت یا اُس کے اُمیدوار کو پیشگی اِس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ مذکورہ جلسے کی جگہ کے استعمال کے لیے کوئی پابندی یا ممانعت کے احکام جاری نہیں ہوئے۔اگر ایسے احکام جاری ہوئے ہوں تو اُن پر سختی سے عمل کرنا ہوگا۔اگر ایسے احکام سے استثناء حاصل کرنی ہو تو اس کے لیے وقت سے قبل درخواست دینا ہوگی اور اجازت حاصل کرنا ہوگی۔

(۳) کسی سیاسی جماعت یا امیدوار کی طرف سے جلسے کو خراب کرنے یا گڑبڑ کرنے کی کوشش میں جلسے کے منتظمین کو ہر حالت میں پولیس کی مدد لینا ہوگی۔

(۴) سیاسی جماعتوں اور انتخابی امیدواروں کو اپنے جلسے، جلوس اور ریلیاں بڑی سڑکوں، گلیوں اور چوکوں پر منعقد نہیں کرنی چاہییں تاکہ ٹریفک جام نہ ہو اور لوگوں کے لیے باعث پریشانی بھی نہ ہو۔

۳۔ جلوس:

(۱) کسی سیاسی جماعت کو اُن جگہوں پر جلوس نہیں نکالنا چاہیئے جہاں کوئی دوسری جماعت اپنا جلسہ منعقد کر رہی ہو۔کسی سیاسی جماعت کی جانب سے لگائے گئے پوسٹروں کو نہ تو ہٹایا جائے گا اور نہ ہی کسی دوسری جماعت کے کارکنوں کو کتابچے اور اعلامیے تقسیم کرنے سے روکا جائے گا۔

(۲) جلوس کا اہتمام کرنے والی جماعت یا اُمیدوار کو جلوس نکالنے کے وقت اور جگہ کا پہلے سے تعین کرنا ہوگا اور اِسی طرح جلوس کے اختتام کے وقت اور جگہ کے بارے میں بھی پیشگی فیصلہ کرنا ہوگا۔ بعدازاں اس پروگرام سے عمومی طور پر انحراف نہیں کیا جائے گا۔ جلوس کے منتظمین کو اپنے پروگرام سے مقامی پولیس حکام کو کم از کم ۲ روز قبل اطلاع دینا ہوگی تاکہ وہ ضروری انتظامات کر سکیں۔

(۳) منتظمین کو اس امر کا یقین کر لینا چاہیے کہ جس راستے سے جلوس گزرے گا، یہاں کوئی پابندی تو عائد نہیں کی گئی۔ اگر ایسا ہے تو ان احکامات پر عمل کیا جانا چاہیے تاوقتیکہ مجاز حکام سے خصوصی طور پر کوئی استثناء نہیں لے لی جاتی۔ ٹریفک کے قوانین اور پابندیوں کا بھی مکمل طور پر احترام کیا جائے۔

(۴) جلوس کے منتظمین کو اس کے راستے کے لیے پیشگی اقدامات کرنا ہوں گے تاکہ کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو اور ٹریفک میں خلل واقع نہ ہو۔ اگر جلوس خاصا طویل ہو تو اسے مناسب فاصلے پر ٹکڑوں کی شکل میں تقسیم کر دینا چاہیے تاکہ مناسب وقفوں پر جن چوکوں سے جلوس نے گزرنا ہے، وہاں سے پولیس والے ٹریفک کو مرحلہ وار جانے دیں۔ اور ٹریفک کے بھاری ہجوم جمع نہ ہوں۔

(۵) اگر دو یا اس سے زائد سیاسی جماعتوں یا میدواروں کے جلوس نے ایک ہی راستے سے ایک ہی وقت میں گزرنا ہے تو منتظمین سے وقت سے قبل رابطہ کرنا ہوگا اور ضروری اقدامات کے بارے میں فیصلہ کرنا ہوگا تاکہ اِن جلوسوں کا تصادم نہ ہو اور نہ ہی ٹریفک میں کوئی رکاوٹ پیش آئے۔ کسی اطمینان بخش نتیجے پر پہنچنے کے لیے مقامی انتظامیہ کی مدد لے لینی چاہیے۔ اِس مقصد کے لیے سیاسی جماعت کو جلوس کے پروگرام سے ۳ دن قبل مقامی انتظامیہ سے رابطہ کرنا ہوگا۔

(۶) سیاسی جماعتیں اور اُن کے اُمیدوار ممکنہ حد تک کنٹرول اپنے ہاتھ میں رکھیں کیونکہ جلوس بردار لوگوں نے بعض چیزیں اٹھائی ہوتی ہیں جن کا تخریب کار عناصر ایسے لمحات میں غلط استعمال کر سکتے ہیں۔

ووٹ ڈالنے کا دن:

(۱) تمام سیاسی جماعتیں اور انتخابی امیدوار:۔

(i) انتخابات کے موقع پر موجود افسران سے تعاون کریں گی تاکہ پرامن اور منظّم پولنگ کو یقینی بنایا جا سکے نیز ووٹروں کو کسی بھی رکاوٹ اور پریشانی کے بغیر اپنی رائے کے اظہار کے لیے مکمل آزادی فراہم کی جائے۔

(عوامی نمائندگی کا ایکٹ ۱۹۷۶ء سیکشن ۸۶)۔

(ii) مجاز پولنگ ایجنٹوں کو بیج اور شناختی کارڈ فراہم کریں گی/ گے۔

(۲) سیاسی جماعتیں ووٹروں کی تعلیم وتربیت کا ایک جامع منصوبہ بنائیں گی تاکہ بیلٹ پیپر اور ووٹ ڈالنے کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں۔

(۳) ووٹر، اُمیدوار یا الیکشن ایجنٹ کے علاوہ دیگر کسی بھی شخص کو الیکشن کمیشن یا متعلقہ صوبائی الیکشن کمیشن یا ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر کی جانب سے جاری کردہ اجازت نامہ کے بغیر پولنگ بوتھ میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تاہم غیر ملکی/ مقامی مبصرین اور دیگر منظور شدہ اداروں کے ایسے نمائندوں کو انتخابات کے عمل کو دیکھنے کی اجازت ہوگی جن کے پاس الیکشن کمیشن کے حکام کے جاری کردہ اجازت نامے ہوں گے۔

بحکم الیکشن کمیشن

دستخط

(کنور محمد دلشاد)

سیکرٹری